حضرت مسیح موعودؑ کے ان الہامات سے کیا مراد ہے؟

۱: ’’اخرج منه اليزيديون‘‘ (تذکرہ۔صفحہ 176) سے مراد ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب قادیان سے یزید صفت لوگوں کا خروج ہوگا۔یعنی یزید صفت لوگ قادیان سے ظاہر اور نمودار ہونگے۔یزید ایک جابر خلیفہ تھا۔جو بظاہر اپنے آپ کو اسلامی خلیفہ کہتا تھا۔مگر عملاً اسکے دور حکمرانی میں کئی غیر اسلامی کام ہوئے،کئی غیر اسلامی اصول بنائے گئے۔یزید،کو دراصل اسکے باپ کی اعلیٰ حیثیت کے باعث لوگوں نے پسند کیا اور خلیفہ بنایا،جبکہ یزید کا انتخاب غیر آئینی (غیر اسلامی) طریق پر ہوا،اور سوائے چند متقی صحابہ کرام کے،اکثریت نے اسے قبول بھی کیا۔یزید نے آئندہ کے لئے خلافت کو ہمیشہ اپنے خاندان میں رکھنے کے لئے مزید مستحکم پالیسیاں بنائیں۔

۲: ’’انی معک و مع اهلک‘‘ (تذکرہ۔صفحہ 436) سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ اور انکے اھل کے ساتھ ہے۔ اھل سے مراد انکی جسمانی اولاد مراد نہیں،بلکہ دینی اصطلاح میں لفظ ’’اھل‘‘ نیک،شریف النفس،اور متقی افراد پر بولا جاتا ہے۔قرآن میں اس کی مثال موجود ہے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے جسمانی بیٹے کی نسبت جسے حضرت نوحؑ اپنے اھل میں سمجھتے تھے (ھود:۴۶)۔ اللہ فرماتا ہے کہ وہ تیرے اھل میں سے نہیں ہے (ھود:۴۷)۔پس لفظ اھل صرف جسمانی اولاد پر ہی نہیں بلکہ دین میں یہ لفظ خاص طور سے روحانی اولاد پر بولا جاتا ہے۔گویا مراد یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ اور انکی روحانی آل اور ذریت کے ساتھ ہے۔یہ وہی مضمون ہے جسے مسیح موعودؑ نے کشتی نوح میں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ’’ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اسکو بچاؤں گا‘‘۔مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ نہیں جو جسمانی گھر کے اندر ہیں،بلکہ اصل مراد وہ ہیں جو پوری پوری مسیح موعودؑ کی پیروی کرتے ہیں اور مسیح موعودؑ کے روحانی گھر میں داخل ہیں۔(کشتی نوح)

۳: ’’کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کیے جائیں گے،اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کیے جائیں گے۔پس مقام خوف ہے‘‘ (تذکرہ۔صفحہ 539) اس الہام میں خوشی کی بات نہیں بیان ہورہی بلکہ ایک مقام خوف کی طرف اشارہ ہے۔قرآن کے مطابق حقیقت میں بڑا وہ ہوتا ہے جو متقی ہے۔اور چھوٹا وہ ہوتا ہے جو متقی نہیں ہے۔’’خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے‘‘۔(ملفوظات۔جلد۱،صفحہ۲۲)اس الہام میں اسی طرف اشارہ ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جب متقی لوگوں کو،غیر متقی سمجھا جانے لگے گا۔اور غیر متقی لوگوں کو متقی گمان کیا جانے لگے گا۔ یعنی غیر متقی افراد کو،متقی افراد پر ترجیح دی جائے گی۔اور متقی افراد کو،انکے مقام ومرتبہ سے نیچے گرادیا جائے گا۔پس انسانوں کو اس بات سے اللہ کا خوف کرنا چاہیئے۔اور اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔کیونکہ یہ مقام خوف ہے۔کوئی خوشی کی بات نہیں۔اور ایسا طریق اللہ نہیں اختیار کرسکتا بلکہ انسان ہی ہیں جو ایسے غلط فعل کو سرانجام دے سکتے ہیں۔پس انسانوں کے لئے یہ خوف کا مقام ہے۔

Meanings of the revelations by Editor 32

Source: "www.geocities.com/islam.ahmadiyya"

Geocities.com/islam.ahmadiyya کے شکریہ کیساتھ